تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم   ۳ تا ۹ / ستمبر ۱۹۹۸ء   مدیر : حافظ عاکف سعید

انقلابی رہنما کا ایک اہم وصف

غزوۂ احزاب کے موقع پر، جس کا دوسرا نام غزوۂ خندق بھی ہے، رسول اللہ ؐ نے صحابہ کرام ؓ کو ان الفاظ میں خوشخبری سنادی کہ : ((لَنْ يَغْزُوْكُمْ قُرَيْشٌ بَعْدَ عَامِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّكُمْ تَغْزُوْنَهُمْ)) "اس سال کے بعد اب قریش تم پر حملہ آور نہیں ہو سکتے بلکہ اب تم ان پر چڑھائی کرو گے"۔ نبی اکرم ﷺ کے ان تاریخی الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو کتنی دور رس نگاہ اور کتنی بصیرت و فراست عطا فرمائی تھی۔ کسی انقلابی رہنما کے لئے یہ وصف (Quality) اشد ضروری ہے کہ وہ حالات پر صحیح صحیح نگاہ رکھے —— چند اصولوں کو جان لینا اور ان کو بیان کرتے چلے جانا ہی سب کچھ نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی صلاحیت اور نگاہ دور رس کی بھی شدید ضرورت ہوتی ہے کہ حالات کی نبض پر بھی ٹھیک ہاتھ ہو۔ صحیح اندازہ ہو کہ حالات کا رُخ کیا ہے، وہ کدھر جا رہے ہیں! صحیح صحیح تشخیص (Assessment) ہو کہ ہم کتنے پانی میں ہیں اور ہمارا دشمن کتنے پانی میں ہے! اس کی طاقت کیا ہے! اس کے اور ہمارے اثرات کا تناسب کیا ہے! ظاہر بات ہے کہ ایک انقلابی عمل میں ان سب امور پر گہری نگاہ رکھنی ناگزیر ہے۔ اگر صرف کسی خانقاہ کا قیام پیش نظر ہے اور اس میں لوگوں کی تربیت کرنا مقصود ہے تو اس کیلئے بھی اگرچہ ایک خاص صلاحیت درکار ہے، لیکن اس میں حالات حاضرہ سے باخبر ہونا اور اس نگاہ کا حامل ہونا چنداں ضروری نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی دارالعلوم ہے، جہاں درس دینا، قرآن پڑھانا اور حدیث و فقہ کی تعلیم دینا پیش نظر ہے تو ان کاموں کیلئے بھی یقیناً ایک خاص صلاحیت کی ضرورت ہے، مگر وہاں بھی مذکورہ بالا امور پر نظر رکھنے کی صلاحیت کا ہونا ضروری نہیں ہے —— لیکن انقلابی عمل میں اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ اس امر پر نگاہ ہو کہ انقلابی دعوت اور تحریک کو مختلف مراحل سے گزار کر کامیابی تک کیسے پہنچا دیا جائے! یہ شے دگر ہے۔ اس کیلئے اور قسم کی صلاحیتیں درکار ہیں۔

(ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی کتاب "منہج انقلاب نبوی" سے ماخوذ ایک اقتباس)

شمارہ : 34   قیمت : 3 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظ عاکف سعید

نفاذ شریعت بل ___ ایک نہایت خوش آئند قدم!

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے بالآخر قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کی خاطر پندرھویں ترمیم پر مشتمل وہ بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا جس کے انتظار میں اعصاب شل ہونے کو اور جس کی راہ تکتے آنکھیں پتھرانے کو تھیں۔ گزشتہ ڈیڑھ برس کا عرصہ امید و بیم کی ملی جلی کیفیت میں گزرا۔ حکمران طبقے کے بار بار کے قولی وعدے اگر امید کے ٹمٹماتے دیئے کی لو کو برقرار رکھنے کا سامان کرتے رہے تو عملی پیش رفت کے میدان میں ان کا مسلسل تغافل و تساہل امید کے چراغ گل کرنے کے درپے رہا۔ بہرکیف ان کے اس طرز عمل کے جواب میں ہماری جانب سے "عرض تمنا" کا اظہار مسلسل جاری رہا ___ یہاں تک کہ جمعہ ۲۸/اگست کو قومی اسمبلی میں وہ آئینی ترمیمی بل پیش کر دیا گیا جس میں قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کا تاریخی اعلان کیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک!

مجوزہ آئینی ترمیم ایک پیکج کی شکل میں ہے جس میں قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کے علاوہ دستور کی دفعہ ۲۳۹ کے حوالے سے بعض دیگر ترمیمات بھی شامل کی گئی ہیں جن میں وزیر اعظم کو غیر معمولی اختیارات دینا اور دستور میں ترمیم کے لئے حاضر ارکان اسمبلی کی سادہ اکثریت کو کافی قرار دینا محل نظر ہیں۔ اگرچہ ان اقدامات کا مقصد حکومتی حلقوں کی جانب سے یہی بتایا گیا ہے کہ قوانین شریعت کی تنفیذ کی راہ کی رکاوٹوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے مذکورہ ترمیمات کو اس پیکج میں شامل کیا گیا ہے لیکن معترضین اسے کسی اور نگاہ سے دیکھتے ہوئے بدنیتی پر محمول کرتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک یہ آئینی پیکج اونٹ کے گلے میں بلی باندھنے کے مترادف ہے کہ جس کا اصل مقصد اپنے لئے غیر معمولی اختیارات کا حصول ہے لیکن اس کے لئے شریعت کو ایک ذریعہ اور وسیلہ بنایا گیا ہے ___ اس بارے میں تنظیم اسلامی کے امیر اور تحریک خلافت پاکستان کے داعی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کا موقف بہت واضح اور متوازن ہے۔ انہوں نے حال ہی میں ایک پریس کانفرنس میں مجوزہ ترمیمی بل پر گفتگو کرتے ہوئے جہاں ایک طرف قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء قرار دینے کے فیصلے کا بھرپور خیر مقدم کیا اور حکومت کو اس فیصلے پر لائق صد مبارکباد قرار دیا' وہاں دوسری طرف وزیر اعظم پاکستان سے یہ اپیل بھی کی کہ وہ اس پیکج کے دوسرے حصے کو جدا کر کے سردست صرف پہلے حصے یعنی قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کی حد تک ترمیمی بل کو محدود رکھیں تاکہ وہ سیاسی اور دینی جماعتیں یا عناصر جو موجودہ بل کو اس کے دوسرے متنازعہ حصے کے باعث قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں' ان کے لئے بھی اعتراض کا موقع باقی نہ رہے اور وہ عناصر جو واقعتاً نفاذ شریعت کے مخالف ہیں ان کی اسلام دشمنی بھی نمایاں ہو جائے اور وہ عریاں ہو کر عوام کے سامنے آ جائیں۔ یہ امر نہایت خوش آئند ہے کہ میاں نواز شریف نے مجوزہ آئینی پیکج کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ تمام دینی عناصر کو اعتماد میں لینے کے عزم کا اظہار کیا ہے بلکہ اس بات کا عندیہ بھی دیا ہے کہ وہ اس آئینی پیکج میں مناسب ترمیم کرنے اور اس پیکج کے قابل اعتراض حصوں کو نکالنے کے لئے بھی ذہناً تیار ہیں۔

جہاں تک اس الزام یا اعتراض کا تعلق ہے کہ حکومت نے مجوزہ آئینی ترمیم کا شوشہ اپنی گرتی ہوئی ساکھ کو بچانے اور ڈولتے اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سہارا فراہم کرنے کی غرض سے چھوڑا ہے تاکہ اس حوالے سے عوامی حمایت ہی نہیں دینی طبقات کی حمایت بھی اسے حاصل ہو سکے تو ہمارے نزدیک یہ معاملہ نیت سے متعلق ہے اور نیتوں کا حال سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ واقعاتی شہادت خواہ اس الزام کی تصدیق بھی کرتی ہو تب بھی یقینی طور پر اس بارے میں کچھ کہنا اپنی حدود سے تجاوز کرنے اور سوء ظن کرنے کے مترادف ہے۔ تاہم ہم یہ بات یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر میاں نواز شریف اور ان کی ٹیم نے یہ قدم خلوص نیت سے اٹھایا ہے' ان کا مقصود صرف اللہ کی رضا اور اس کی نصرت و حمایت کا حصول ہے تو اللہ کی تائید و نصرت لازماً ان کے شامل حال ہوگی اور جسے اللہ کا سہارا اور پشت پناہی حاصل ہو جائے اسے دنیا کی بڑی سے بڑی قوت خواہ وہ "سپریم ورلڈ پاور" یعنی امریکہ ہو' ہرگز کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ قدم اگر نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اٹھایا گیا ہے تو میاں نواز شریف اور ان کے رفقاء کار کی دنیا و آخرت تو سنور ہی جائے گی ملک و قوم کا مستقبل بھی محفوظ اور اس کے استحکام کا حصول بھی یقینی ہو جائے گا ___ اور آخری بات یہ کہ اگر بالفرض حکمران طبقے کی نیت صاف نہیں ہے اور نفاذ شریعت کی آڑ میں محض سیاسی مفادات کا حصول ان کے پیش نظر ہے' تب بھی ہم بہ دل و جان اس بل کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس لئے کہ حکمران طبقہ تو اپنی نیت کے مطابق اللہ سے جزا یا سزا پالے گا' قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنا دینا اپنی جگہ نہایت خوش کن نتائج کا حامل ہو گا۔ اس ملک میں دستور خلافت کی تکمیل کی جانب یہ نہایت موثر اور فیصلہ کن قدم ہو گا اور ہم بحیثیت قوم اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں گے۔ جس کے نتیجے میں اللہ کی جانب سے ملک و ملت کے لئے خیر و برکت کا ظہور یقینی ہو گا اور فہو المطلوب۔ OO

مغربی اقوام نے اسلام کو اپنا حریف قرار دے رکھا ہے

افغانستان اور سوڈان پر امریکہ حملہ صلیبی جنگ کے نئے دور کا آغاز ہے

امریکہ خود کو دنیا کی واحد سپریم طاقت ہی نہیں بلکہ عالمی تھانیدار بھی سمجھتا ہے

اب ایران کا یہ خدشہ رفع ہو جانا چاہئے کہ طالبان امریکہ کے ایجنٹ نہیں

مسجد دارالسلام باغ جناح میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۲۸/اگست ۹۸ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

خطبہ مسنونہ ' تلاوت آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا :

چند دن پہلے بہت اہم واقع رونما ہوا ہے' جو ملکی 'بین الاقوامی اور عالمی سطح پر یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ یہ امریکہ کی طرف سے سوڈان اور افغانستان پر کروز میزائلوں کا حملہ اور پاکستان کی فضائی حدود پر کروز میزائلوں کی بارش ہے۔ دو اسلامی ممالک پر امریکہ کے اس حملے سے نئی صلیبی جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ صلیبی جنگوں کے اولین سلسلے کا آغاز دسویں اور گیارھویں صدی میں ہوا تھا۔ اس صلیبی جنگ کا دوسرا مرحلہ خلیج کی جنگ کی صورت میں سامنے آیا تھا' جبکہ اس وقت افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ اس سلسلے کے نئے دور کا آغاز ہے۔ احادیث نبویؐ میں قیامت کی جن علامات کبریٰ کا بیان وارد ہوا ہے ان کے حوالے سے احادیث میں وارد شدہ حالات و واقعات کا ظہور بڑی سرعت سے ہو رہا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خلیج کی جنگ کے بعد "نیو ورلڈ آرڈر" کا نعرہ بلند ہوا تھا۔ عظیم سوویت یونین کے تحلیل ہونے کے بعد امریکہ واحد سپریم طاقت کے طور پر دنیا میں ابھر کر سامنے آیا اور عالمی سیاست Bi-Polar کی بجائے Uni-Polar ہو گئی۔ سب سے پہلے امریکی صدر جارج بش نے نیو ورلڈ آرڈر کا لفظ استعمال کیا تھا۔ اگرچہ یہ ایک قدیم اصطلاح ہے جو اصلاً یہود کی ایجاد کردہ ہے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے نعرہ کے ساتھ ہی امریکہ کا یہ عزم سامنے آیا تھا کہ وہ اب دنیا کے پولیس مین کا کردار ادا کرے گا۔ چنانچہ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملے سے یہ بات کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ اب امریکہ نے عملاً دنیا کے تھانیدار کا کردار اختیار کر لیا ہے۔ روس کی شکست و ریخت کے بعد امریکی دانشور "فوکویاما" نے "The End of History and The Last Man" نامی کتاب میں یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ اب ثابت ہو گیا ہے کہ سرمایہ دارانہ سیکولرازم پر مبنی ہمارا نظام ہی دنیا کا برتر اور بہترین نظام ہے' یہی انسانیت کی معراج ہے۔

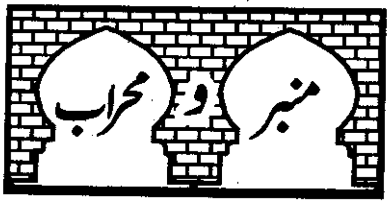

سورۃ انفال میں اس ذہنیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ "جب شیطان نے ان کے اعمال کو خوب مزین کر کے ان کے سامنے پیش کر دیا اور اس نے انسانوں کو یہ سبق بھی پڑھا دیا کہ تم پر کوئی اور قوت غالب نہیں آ سکے گی"۔ چنانچہ اس مفہوم کے حوالے سے امریکہ نہ صرف خود کو دنیا کی واحد سپریم طاقت سمجھتا ہے بلکہ وہ عالمی تھانیدار کا کردار بھی ادا کر رہا ہے۔ شیطانی قوت شر کا منبع اور سرچشمہ ہے جس کے سب سے بڑے آلہ کار کی حیثیت آج یہود کو حاصل ہے۔ چنانچہ یہود کی طرف سے امریکہ کے کانوں میں یہ پھونکیں ماری جا رہی ہیں کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملہ کا تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ امریکہ نے اپنے اس حملے سے قبل نہ تو کوئی وارننگ دی اور نہ کوئی الٹی میٹم دیا۔ سوڈان کی ادویات بنانے والی فیکٹری کے بارے میں اگر امریکہ کو کوئی شک تھا کہ وہاں زہریلی گیس تیار ہوتی ہے تو امریکہ کو اس فیکٹری کے معائنہ کے بارے میں بات کرنی چاہئے تھی مگر اس کے برعکس سرے سے کسی قسم کی وارننگ اور الٹی میٹم دینا بھی ضروری خیال نہ کیا گیا۔ یوں امریکہ نے خود ہی مدعی 'منصف اور سزا دینے والے کا کردار اپنا لیا ہے۔ اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے تک کو امریکہ نے اس معاملے میں مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ جب کوئی فرد' ادارہ یا حکومت طاقت کے نشے سے سرشار ہو جائے تو وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ چند سال پہلے امریکہ میں کہ جو آزادی اور انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے' دہشت گردی کی روک تھام کے لئے ایکٹ پاس ہوا تھا کہ اگر امریکہ کے صدر کو یہ اطمینان ہو کہ فلاں شخص' فلاں ادارہ یا فلاں ملک دہشت گردی کی کارروائی میں ملوث ہے تو وہ اس کے خلاف ہر طرح کی کارروائی کر سکتا ہے۔ چنانچہ افغانستان اور سوڈان پر حملے کے ذریعے عالمی سطح پر امریکہ نے اپنے اس دہشت گردی ایکٹ پر عمل کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

افغانستان پر کروز میزائلوں کے حملے سے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کے حوالے سے کئی شکوک و شبہات اور خدشات پیدا ہو چکے ہیں۔ ان خدشات کو اپوزیشن جماعتیں حکومت کی مخالفت میں خوب بڑھا چڑھا کر استعمال کر رہی ہیں۔ پاکستان آرمی کے سربراہ جہانگیر کرامت کے بیان سے یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ امریکہ کے افغانستان پر حملہ کرنے سے پہلے حکومت پاکستان کو قطعاً علم نہیں تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر امریکہ نے اپنے حملہ سے پاکستان کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا تو پھر امریکی جنرل کو پاکستان آنے کی آخر کیا ضرورت تھی؟ چنانچہ اس بات کو اپوزیشن نے اپنی منفی سیاست کے لئے خوب استعمال کیا ہے۔ طالبان حکومت کو بھی شاید یہ غلط فہمی ہو گئی کہ پاکستان کو امریکی حملے کا علم تھا' یا وہ اس معاملے میں

کسی حوالے سے ملوث تھا' گزشتہ دنوں اسلام آباد میں افغان سفیر سے میری ملاقات ہوئی تھی' انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ملوث ہونے کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ہمیں بحیثیت قوم یکسو ہو جانا چاہئے اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ دو دوستیاں یعنی اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ دوستی اور شیطانی قوتوں یعنی امریکہ اور یہود کے ساتھ وفاداری بیک وقت نہیں نبھائی جا سکتیں۔ افغانستان پر کروز میزائلوں کے حملہ میں پاکستان کے لئے ایک سبق ہے۔ کیا کروز میزائل تیکنیکی لحاظ سے اتنا غیر ناقص ہتھیار ہے کہ اس کا نشانہ بھی خطا ہو گیا اور یوں کئی میزائل پاکستان کے اندر گرے۔ اصل بات یہ ہے کہ امریکہ پاکستان کو یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ جو کچھ افغانستان میں ہوا ہے' پاکستان کے ساتھ بھی یہی عمل دہرایا جا سکتا ہے اس لئے کہ اب امریکہ کو ڈر کس بات کا ہے! برطانیہ میں پاکستان اور بھارت سی ٹی بی ٹی کے مسئلے پر امریکہ کے ساتھ مذاکرات کر رہے تھے' اس پہلو سے بھی امریکہ نے پاکستان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے۔ اسی پس منظر میں بھارتی وزیر خارجہ ایل کے ایڈوانی کا بیان آچکا ہے کہ اگر امریکہ اپنے خلاف دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والوں کو نشانہ بنا سکتا ہے تو بھارت آزاد کشمیر میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا؟

افغانستان پر امریکی حملے کے نتیجے میں ایک خیر کا پہلو بھی سامنے آیا ہے' وہ یہ کہ اب ایران کا یہ خدشہ رفع ہو جانا چاہئے کہ طالبان امریکہ کے ایجنٹ ہیں۔ ابتداء میں امریکہ نے مجاہدین کی مدد بھی تو کی تھی اس کے بعد امریکہ نے افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے بعد مجاہد تنظیموں کو باہم برسرپیکار کر دیا' جس کے نتیجے میں طالبان کی تحریک ابھر کر سامنے آگئی۔ یہ بات شاید درست ہو کہ ابتدا میں امریکہ نے طالبان کو سپورٹ کیا۔ امریکہ کو طالبان تحریک سے یہ توقع تھی کہ یہ قدیم تصورات کے علمبردار لوگ ہیں۔ لہٰذا جیسے سعودی عرب کی حکومت ہماری جیب میں ہے ویسے ہی افغانستان بھی ہمارا وفادار بن جائے گا مگر امریکہ کی ان خواہشات کے برعکس طالبان حکومت امریکہ کے گلے کا طوق بن گئی۔ اسلامی کانفرنس (OIC) کی طرف سے اس واقعہ پر امریکہ کی مذمت بھی اہم واقعہ ہے' اس لئے کہ اسلامی کانفرنس کا اس وقت کا صدر ایران ہے۔

مغربی اقوام نے اسلام کو اپنا حریف قرار دے رکھا ہے۔ چنانچہ ان کے خیال کے مطابق دنیا میں جہاں بھی اسلام قوت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اسے فوراً کچل دیا جائے۔ الجزائر میں اسلامی تحریک کو جب جمہوری عمل کے ذریعے کامیابی حاصل ہو گئی تو اسے ناکام بنانے کے لئے وہاں مارشل لاء کا راستہ ہموار کر دیا گیا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب الجزائر کی اسلامی تحریک نے مجبوراً تشدد کا راستہ اپنا لیا ہے۔ اسی طرح ترکی میں اربکان کے ذریعے اسلام کے ابھرنے کا امکان پیدا ہوا تھا اسے بھی ناکام بنا دیا گیا۔ یہی کچھ اب افغانستان اور سوڈان کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ سب واقعات اسلام اور مخالف اسلام قوتوں کے مابین معرکہ آرائی کا مظہر ہیں۔ چنانچہ یہی کشاکش بعد میں مسلمانوں اور عیسائی افواج کے مابین بہت بڑی جنگ "الملحمة العظمى" کی صورت میں وقوع پذیر ہوگی

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

خبرنامہ افغانستان

درۂ کیان میں واقع آغا خانی اسٹیٹ کے خفیہ دارالحکومت کی تاریخی فتح

شدید لڑائی کے بعد طالبان نے ایشیا میں آغا خانی اسٹیٹ کے خفیہ اور غیر اعلانیہ دارالحکومت درۂ کیان پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کے قبضے کے بعد عرب اور کشمیری مجاہدین جن کو جنرل نادری نے قید کر رکھا تھا اور وہ ان کے اہل خانہ سے ایک ملین ڈالر تاوان طلب کر رہا ہے' کو آزادی نصیب ہو چکی ہے۔ یہ درہ جنگی اعتبار سے نہایت مستحکم اور دفاعی لحاظ سے بہت ہی موزوں جگہ ہے۔ گزشتہ شاہی ادوار میں بھی اس پر کوئی قبضہ نہیں کر سکا۔ افغانستان کی ہر حکومت کو آغا خانیوں سے درۂ کیان میں سمجھوتہ کرنا پڑا۔ آغا خان نے وسطی اور جنوبی ایشیا میں اپنی الگ اسٹیٹ قائم کرنے کا جو عظیم تر خفیہ منصوبہ بنا رکھا ہے۔ اس درہ کے ذیلی مراکز بامیان کے درۂ شبر' بدخشاں کے بالائی علاقوں' پاکستان کے گلگت اور چترال کے پہاڑوں اور تاجکستان کے دروں میں قائم کئے جا چکے ہیں۔ مستقبل کی اس عظیم مملکت کا دارالحکومت یہی درۂ کیان تھا۔ یہاں دنیا کی جدید سے جدید تر سہولتیں عیاشی و فحاشی کے تمام اسباب اور گمراہی کے سب ذرائع موجود تھے۔ آغا خانی لیڈر جنرل جعفر نادری درۂ کیان سے بامیان فرار ہو چکا ہے۔ آغا خانیوں کے افغانی روحانی پیشوا کے گھر میں شراب و کباب اور عیاشی و فحاشی کے شرمناک حقائق بھی سامنے آئے۔

مفرور جنرل جعفر نادری کے پالتو ہرن' بکریاں اور طالبان مجاہد

افغانستان میں آغا خانیوں کے روحانی پیشوا جنرل نادری کے ہیڈ کوارٹر درۂ کیان میں دنیا کی ہر چیز موجود ہے۔ چنانچہ جب طالبان کا لشکر جہاد کی مشقتیں اٹھا کر اللہ کی مدد و نصرت سے ناقابل تسخیر درۂ کیان میں پہنچا تو اسلحہ کے بڑے بڑے ذخائر کے ساتھ ساتھ آٹھ ہزار بکریاں اور سینکڑوں ہرن بھی طالبان کے ہاتھ آئے۔ طالبان جو کئی دن کا فاقہ برداشت کر کے ان خطرناک دروں اور پہاڑوں کو عبور کر کے یہاں پہنچے تھے تشکر و امتنان کے جذبات سے ان بکریوں اور ہرنوں کو بھون کھا رہے ہیں۔ نادری کی ان آٹھ ہزار بکریوں کی گلہ بانی مقامی غریب لوگ کرتے تھے جس کا معاوضہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ جنرل نادری خود تو فرار ہو چکا ہے مگر اس کے خوش قسمت ہرن اب طالبان مجاہدین کی غذا بن کر جہاد میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ طالبان ان ہرنوں کا گوشت انگاروں پر بھون بھون کر کھا رہے ہیں۔ زندگی میں پہلی دفعہ ہرن کے گوشت کی لذت نے فتح کی خوشی کو دوبالا کر دیا ہے' جن مجاہدین کو کبھی دو دو دن تک روٹی نہیں ملتی تھی۔ اب بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ ہرن کا لذیذ اور مزیدار گوشت بھی میسر آچکا ہے۔

امریکہ انگریزوں اور سوویت یونین سے عبرت حاصل کرے

امیر المومنین کے مشیر اور طالبان تحریک کے ترجمان مولوی وکیل احمد متوکل نے افغانستان پر امریکی حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور کہا ہے کہ اس بات سے امریکہ کا اصل چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو افغانستان میں روسی جارحیت پر اس کا انجام یاد رکھنا چاہئے۔ امریکہ کو کشمیر' فلسطین اور بوسنیا میں ہونے والی عالمی غنڈہ گردی نظر نہیں آئی۔ بھارت کے ایٹمی تجربات پر تو اس کی آنکھیں بند ہیں' لیکن سوڈان کی دوا ساز فیکٹری اسے بڑی دور سے نظر آگئی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کوئی بڑی قوت نہیں ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قوت کے سامنے یہ خس و خاشاک کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ اللہ نے اس سے قبل بھی ہمیں دوسری طاقتوں انگریز اور روس کو ملیامیٹ کرنے کی توفیق دی ہے۔ چنانچہ ہمیں توقع ہے کہ اب اللہ تعالیٰ ہمیں امریکہ کے خاتمہ کی قوت عطا فرمائے گا ان شاء اللہ۔ افغان مجاہد قوم آج تک کسی ناجائز دباؤ کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ ہماری تاریخ گواہ ہے کہ ایسے بزدلانہ اقدام سے ہم ڈرنے والے نہیں۔

قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانا یقیناً قابل تحسین کام ہے

پاکستان اور افغانستان کے باہمی تعلقات ایسے ہی ہونے چاہئیں جیسے امریکہ اور کینیڈا کے مابین ہیں

طاقت کے نشے میں بدمست امریکہ تاریخ سے عبرت حاصل کرنے سے گریزاں ہے!

مرزا ایوب بیگ، لاہور

امریکہ نے پاکستان کی فضائی اور سمندری حدود کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ایک آزاد اور خود مختار ملک افغانستان پر کروز میزائل کی بارش کی ہے اور سوڈان میں ایک دوا ساز فیکٹری کو طیاروں کے ذریعے بمباری کر کے تباہ و برباد کر دیا ہے اور اس سب کچھ کے باوجود بڑی ڈھٹائی سے یہ اعلان کر رہا ہے کہ اس کے اس اقدام کو جارحیت نہیں قرار دیا جا سکتا بلکہ یہ ایک دفاعی اقدام تھا جو اس نے دہشت گردوں کے خلاف اٹھایا ہے اور امریکہ دہشت گردوں کی بیخ کنی کرنے کے لئے سفارتی، عدالتی اور اقتصادی ذرائع کے علاوہ جب بھی ضرورت محسوس کرے گا فوجی قوت استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرے گا اور وہ دہشت گردوں کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو گا۔ امریکہ کی جانب سے ایسے سرکاری بیانات جاری ہونے سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ طاقت کے نشے میں مست یہ ہاتھی اپنے ظاہری اور فوری مفادات کے حصول کی خاطر کسی بھی آزاد اور خود مختار ملک کے خلاف بد ترین جارحیت کا مرتکب ہو سکتا ہے اور وہ تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کے قطعاً موڈ میں نہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر یقیناً بے محل نہیں ہو گا کہ ایٹمی قوت کو چند مہذب اور ذمہ دار ممالک تک محدود کر دینے کی مہم کا سرپرست اعلیٰ امریکہ اب تک دنیا کا واحد ملک ہے جس نے ایٹمی قوت کو وسیع پیمانے پر انسانوں کی تباہی اور بربادی کے لئے استعمال کیا اور جس سے ایسے ایسے وحشت ناک مناظر دیکھنے کو آئے کہ آج بھی ان کا تصور کر کے دل دہل جاتے ہیں۔

افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملے اس اعتبار سے ناکام رہے کہ افغانستان میں اسامہ بن لادن محفوظ رہے جب کہ دوسرے سینکڑوں بے گناہ افغانی شہید ہوئے اور سوڈان میں مہلک گیس کی تیاری کے سلسلے میں پینٹاگون اور سی آئی اے میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ پینٹاگون کا کہنا ہے کہ سی آئی اے نے دوا ساز کمپنی میں عام استعمال کی ادویات کی تیاری کا نہیں بتایا تھا۔ سی آئی اے نے یہ مضحکہ خیز موقف اختیار کیا ہے کہ فیکٹری کے ارد گرد انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کو بنیاد بنا کر حملہ کیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک کے نمائندے اپنی حکومت کو یہ رپورٹ بھجوا چکے ہیں کہ فیکٹری میں کیمیائی ہتھیاروں میں استعمال ہونے والی گیس تیار نہیں ہوتی تھی بلکہ عام ادویات ہی تیار کی جاتی تھیں۔

تجزیہ

جہاں تک افغانستان پر امریکہ کے فضائی حملے میں پاکستان کے رول یا کردار کا تعلق ہے، راقم نے گزشتہ ہفتہ یہ وعدہ کیا تھا کہ آئندہ صورت حال کے واضح ہونے پر اپنی حتمی رائے دوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ اس بات کا کوئی ٹھوس یا دستاویزی ثبوت تو نہیں مہیا کیا جا سکتا کہ امریکہ نے افغانستان پر فضائی حملہ کرنے سے پہلے حکومت پاکستان سے مشاورت کی تھی یا اسے اعتماد میں لیا تھا کم از کم اسے مطلع ہی کیا تھا۔ لیکن جو حقائق اب سامنے آئے ہیں ان کی روشنی میں راقم پورے اعتماد سے کہہ سکتا ہے کہ امریکہ نے حکومت پاکستان کو افغانستان پر فضائی حملہ کے بارے میں قبل از وقت کم از کم مطلع ضرور کیا تھا۔ وگرنہ

۱) اس روز پی آئی اے کی بہت سی فلائٹس منسوخ کیوں کی گئیں۔ اطلاع نہ ہونے کی صورت میں فرض کیجئے کہ کروز میزائل کسی سول جہاز کو لگ جاتا۔ اس سانحہ پر امریکہ کے خلاف دنیا میں کتنا واویلا ہوتا۔ یہ جہاز پی آئی اے کے علاوہ کسی دوسرے ملک کا بھی ہو سکتا تھا۔ خود امریکہ کا ہو سکتا تھا یا کسی بھی ملک کے جہاز میں کچھ امریکی مسافر ہو سکتے تھے۔

۲) امریکی میزائل کو پاکستان بھارتی حملہ تصور کر کے جوابی حملہ کر سکتا تھا اور پاکستان اور بھارت میں ایٹمی جنگ چھڑ سکتی تھی۔ حکومت پاکستان کا موقف ہے کہ امریکہ کے جنرل رالسٹن اس حملہ کے دوران پاکستان میں موجود تھے۔ حملہ کے وقت وہ پاکستان کے آرمی چیف جنرل کرامت سے ملاقات کر رہے تھے جب کروز میزائل فائر ہو گئے تو انہوں نے جنرل کرامت کو آگاہ کیا۔

سوال یہ ہے کہ پینٹاگان نے یہ رپورٹ جاری کی ہے کہ افغانستان پر ۷۰ کروز میزائل فائر کئے گئے۔ ایک میزائل کو اپنے ہدف پر پہنچنے کیلئے ۹۰ منٹ لگے۔ ظاہر ہے کہ یہ ۷۰ میزائل اکٹھے ہی فائر نہیں کر دیئے گئے ہوں گے۔ بالفاظ دیگر یہ میزائل کئی گھنٹے پاکستان کی فضاؤں میں رہے ہوں گے۔ جہاں تک اس دعوئی کا تعلق ہے کہ کروز میزائل راڈار پر نظر آ ہی نہیں سکتا، یہ دعویٰ صد فیصد درست نہیں ہے۔ یہ محض دنیا کو مرعوب کرنے کیلئے ہے۔ اس لئے کہ دعویٰ تو یہ بھی ہے کہ کروز میزائل اپنے ٹارگٹ سے کبھی دور جا ہی نہیں سکتا بلکہ دعویٰ یہ بھی ہے کہ اگر ٹارگٹ moveable ہو تو میزائل اپنے ہدف کا تعاقب کر کے اسے تباہ کر سکتا ہے۔ اور اصل صورت حال یہ ہے کہ ۷۰ میں سے صرف ۱۵ میزائل نشانے پر گرے جبکہ ۵۵ میزائل گم شدہ ہیں اور ان میں سے اکثر کا سراغ نہیں لگ رہا۔ اس صورت حال کو قارئین ذہن میں رکھیں اور تصور کریں کہ امریکہ جیسا محتاط اور اپنے دفاعی معاملات میں انتہائی حساس ملک یہ رسک لے سکتا ہے؟ اگرچہ پاکستان اس کے گھڑے کی مچھلی ہے لیکن کوئی ایک ملک

دوسرے ملک کے رویئے کو صدفی صد خود معین نہیں کر سکتا خاص طور پر جنگی معاملات میں۔ لہٰذا امریکہ جیسا ملک جو عراق جیسے ملک پر دوسرے ۳۵ ممالک کو ساتھ ملا کر حملہ کرتا ہے وہ کسی درجہ میں یہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔ فرض کریں اگر عین وقت پر پاکستان امریکی حکم ماننے سے انکار کر دیتا تو وہ میزائل جو گھنٹوں پاکستان کی فضا میں رہے تھے ان میں سے ایک کو بھی اگر پاکستان فضا میں تباہ کر دیتا تو کلنٹن اپنے جنسی سکینڈل کی وجہ سے مستعفی ہوتے یا نہ ہوتے اس المیے پر انہیں شاید مستعفی ہو جانا پڑتا۔ یہ بات ہر شک و شبہ سے بالا تر ہے کہ جتنا ملک مضبوط ہو گا اپنے دفاعی معاملات میں اتنا ہی حساس ہو گا۔ لہٰذا یہ بات ناقابل یقین ہے کہ امریکہ نے فضائی حملے کے بعد یا اسکے دوران پاکستان کو آگاہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان کے امیر المومنین ملا عمر نے پاکستان کی وزارت خارجہ کو خط لکھا ہے جس میں دوستانہ تعلقات کے باوجود پاکستان کے اس کردار پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ افغانستان کے عوام اور حکومت کو پاکستان کے اس نوع کے کردار پر اتنا پختہ یقین ہے کہ حکومت افغانستان نے پاکستان کے سفارت خانے کو مطلع کیا ہے کہ وہ سفارت خانہ سے باہر بلا اجازت اور بغیر حفاظت کے نہ نکلیں۔

کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکوں کے بعد امریکہ نے جو اقدامات کئے ان سے مرزا اسلم بیگ، جو ریٹائرڈ جرنیل ہیں اور سیاسی طور پر حکومت کے حریفوں کے قریب ہیں، نے اس اندیشے بلکہ یقین کا اظہار کیا تھا کہ امریکہ افغانستان پر فضائی حملہ کرے گا۔ سوال یہ ہے کہ حکومت جسے دوسرے بہت سے ذرائع سے اطلاعات موصول ہوئی ہوں گی وہ کوئی منصوبہ بندی کیوں نہ کر سکی۔ امریکہ نے اچانک اور ہنگامی طور پر اپنے شہریوں کو پاکستان چھوڑنے کا حکم دیا۔ حکومت کو انتہائی باریک بینی سے امریکہ کے اس قدم کا جائزہ لینا چاہئے تھا۔ نیوی کے ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ چند دنوں سے امریکی بحری جہاز پر اسرار سرگرمیوں میں مصروف تھے ہم نے اس کی حکومت کو اطلاع کر دی تھی۔ امریکہ بم دھماکوں کے حوالے سے جو زبان استعمال کر رہا تھا اور وہ انتقام کی جس آگ میں جل رہا تھا اس کے رد عمل کا اندازہ کرنا اتنا مشکل نہ تھا۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کا فرض تھا کہ حالات کا صحیح ادراک کر کے امریکہ کا نام لئے بغیر یہ بیان جاری کیا جاتا کہ اگرچہ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے شدید مخالف ہیں لیکن ہم اپنی زمینی اور فضائی حدود کو کسی قسم کی جارحیت کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ بعض حضرات یہ اعتراض کریں گے کہ ایک غریب اور مقروض ملک امریکہ کا راز کیسے فاش کر سکتا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ کلنٹن کے پانچ ٹیلی فون مسترد کر کے ہم ایٹمی تجربات کرتے ہیں، ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف ہماری اقتصادی امداد بند کر چکے ہیں اور ہر قسم کی اقتصادی پابندیاں نافذ کر چکے ہیں اب مزید ہمارا کیا بگاڑا جا سکتا تھا۔

راقم کا موقف یہ ہے کہ یا تو ہم ایٹمی تجربات نہ کرتے اور امریکی چھتری کو قبول کر لیتے۔ لیکن اب ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اس کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو جائیں۔ اگر ہم افغانستان کو اس حملہ سے مطلع کرتے تو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات مزید مستحکم ہوتے۔ طالبان کو بھی تقویت پہنچتی۔ در حقیقت افغانستان سے ہمارے تعلقات ایسے ہی ہونے چاہئیں جیسے امریکہ اور کینیڈا کے ہیں تاکہ ہمارے وسطی ایشیا کی ریاستوں سے روابط بننے کے امکانات پیدا ہوں۔ اگر کسی نہ کسی طرح ہم وسطی ایشیا سے تجارتی روابط قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ امریکہ اور اس کی دی جانے والی خیرات سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ افغانستان میں بڑی قوتیں جو امن قائم نہیں ہونے دے رہیں اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ پر امن افغانستان ایٹمی قوت کے حامل پاکستان کی وسطی ایشیا کی ریاستوں سے تجارتی روابط قائم کرانے کا ذریعہ بن جائے گا جس سے وہ اقتصادی جن بن جائے گا۔ لہٰذا نہ صرف افغانستان ہماری خارجہ پالیسی کا کارنر سٹون ہونا چاہئے بلکہ پاک افغان کنفیڈریشن کی تجویز کا سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہئے۔

ایک خوشخبری یہ ہے کہ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے قومی اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ حکومت آئین میں پندرھویں ترمیم لا رہی ہے جس کے مطابق قرآن اور سنت ملک کا سپریم لاء ہو گا۔ ہم اپوزیشن کے اس واویلے کو سختی سے رد کرتے ہیں کہ نواز شریف اپنی کرسی کو خطرے میں دیکھ کر اس ترمیم کا سہارا لے رہے ہیں۔ ہمیں آم کھانے سے غرض ہے پیڑ گننے سے نہیں۔ وجہ کچھ بھی ہو قرآن اور سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانا یقیناً قابل صد تحسین ہے۔ البتہ اس پر تفصیلی تبصرہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ترمیم منظور نہیں ہو جاتی اور اس کی تمام تفصیلات ہمارے سامنے نہیں آتیں۔

ہم عاشقِ رسولؐ ہیں

نجیب صدیقی، کراچی

- ملاوٹ کا کاروبار کرتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- نمبر دو کا مال بیچتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- سودی لین دین کرتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- جوا سٹا کھیلتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- جعلی کھاتے رکھتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- رشوت دیتے ہیں، رشوت لیتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- جھوٹ بولنا عیب نہیں سمجھتے — عاشق رسولؐ ہیں۔
- نظام مصطفیٰ چاہتے ہیں مگر اس کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے کو تیار نہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- باطل کے نظام کو اپنائے ہوئے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- ہماری سعی و جہد کا ہدف صرف دنیا ہے — عاشق رسولؐ ہیں۔
- باطل نظام سے ہمارے مفادات وابستہ ہیں، اسے ترک کرنے پر تیار نہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- عصبیت جاہلیہ ہماری رگ رگ میں بسی ہوئی ہے — عاشق رسولؐ ہیں۔
- حق بات کہنے، حق بات سننے اور حق بات پر عمل کرنے کو تیار نہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- جھوٹے حلف نامے بھرتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- جھوٹی گواہی دینے کے لئے عدالتوں میں جاتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- بار بار جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- ہمارے گھر میں پردہ نہیں ہے اور ہم اس کو اچھا سمجھتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- ہماری خواتین بن سنور کر بازاروں میں نکلتی ہیں، انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- مجالس میں مرد و زن کے اختلاط کو اچھا سمجھتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- اسلامی خلافت کے بجائے جمہوریت کے قائل ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔
- گانے کی محفلوں میں ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں — عاشق رسولؐ ہیں۔

"ہم جیسا سچا پکا عاشق اور کون ہو گا؟"

خلفاء کی ہیبت و شفقت ...... عظمت کے نشان

(مرتب : حافظ محبوب احمد خان : ازالۃ الخفاء' شاہ ولی اللہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ آپؓ اپنا پہلا خطبہ دینے کے لئے پہلی سیڑھی پر جہاں حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے قدم رکھتے تھے بیٹھ گئے تو لوگوں نے کہا کہ آپؓ اسی سیڑھی پر بیٹھ جائیں جہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھا کرتے تھے۔ آپؓ نے کہا نہیں بلکہ میں اسی سیڑھی پر بیٹھوں گا جہاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اپنے قدم رکھتے تھے۔ اہل علم بیان کرتے ہیں کہ آپؓ کا یہ کلام سن کر لوگ خائف ہوئے اور مجلس سے اُٹھ کر باہر آئے اور کہنے لگے دیکھیں عمر (رضی اللہ عنہ) کیا کرتے ہیں۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب لڑکے آپؓ کو دیکھتے تو بابا کہہ کر پکارتے اور آپؓ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ لوگ آپؓ سے ڈرا کرتے یہاں تک کہ مجالس سے اٹھ جاتے کہ دیکھیں آپؓ کیا حکم دیتے ہیں۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے خوفزدہ ہو کر اٹھ جانے کا حال معلوم ہوا تو آپؓ نے حکم دیا کہ پکار دیا جائے کہ "الصلوۃ جامعۃ" لوگ پھر جمع ہو گئے۔ آپؓ پھر منبر کی اسی سیڑھی پر بیٹھ گئے جہاں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ قدم رکھا کرتے تھے پھر حمد و صلوۃ کے بعد بیان کیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگ میری سخت مزاجی سے خوفزدہ ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ عمر تو آنحضرت ﷺ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی ہم پر سختی کرتے رہے ہیں۔ اب (جبکہ خود خلیفہ ہو گئے ہیں) نہیں معلوم کیا کریں گے۔ جو شخص یہ کہتا ہے بیشک وہ راست و سچ کہتا ہے۔ بات یہ ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کا خادم اور تابعدار تھا۔ آنحضرت ﷺ کی ملاطفت و شفقت کی حد تک کوئی فرد بشر نہیں پہنچ سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف رحیم رکھا لہٰذا میں آپؐ کی تلوار تھا جب آپؐ چاہتے نیام میں کرتے اور جب چاہتے نکالتے یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔ آپؐ مجھ سے راضی و خوش تھے اور یہ میرے لئے سعادت دارین حاصل ہونے کا باعث ہے۔ پھر آپؐ کے بعد حضرت صدیق خلیفہ ہوئے جن کی رقت و نرمی اور کرم کا تم انکار نہیں کر سکتے۔ پس میں آپؓ کا بھی خادم اور معین و مددگار تھا۔ آپؓ کی نرمی کے ساتھ میں اپنی سختی کو دخل دیتا اور آپؓ کی تلوار بنتا تھا۔ جب چاہتے کھولتے اور جب چاہتے بند کرتے۔ غرض آپؓ کے ساتھ بھی میرا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ آپؓ نے وفات پائی اور آپؓ مجھ سے راضی تھے۔ یہ بھی مجھے سعادت حاصل ہونے کا باعث ہے اور اب تمہارے امور میرے سپرد کئے گئے ہیں۔ سو جان لو کہ وہ سختی بیشک زیادہ کر دی گئی ہے مگر وہ صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جو اہل ظلم و تعدی ہیں اور جو لوگ سلیم الطبع' دیندار اور ذی وقعت و عزت ہیں ان کے لئے میں نرم اور بہت نرم ہوں۔ میں کسی کو ظلم و تعدی کرتے نہیں دیکھ سکتا مگر یہ کہ اس کا سر زمین پر رکھ کر پیر سے دباؤں گا یہاں تک کہ وہ جان لے گا کہ حق کیا ہے۔ مجھ پر تمہارے چند خاص حقوق ہیں جن پر تم مجھ سے مواخذہ کر سکتے ہو اول یہ کہ جب کوئی شے خواہ از قسم خراج اور خواہ از قسم غنیمت تمہارے پاس آئے تو اسے تم سے نہ چھپاؤں۔ دوم یہ کہ جو شے از قسم خراج یا مال غنیمت جب میرے پاس آئے تو وہ نہ پہنچے مگر حق دار کو۔ سوم یہ کہ جب تم لشکر کے ساتھ بھیجے جاؤ تو جب تک تم واپس نہ آؤ پدرِ شفیق کی طرح میں تمہارے اہل و عیال کا نگران رہوں۔ اب میں اپنے لئے اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہوں۔

حضرت سعید بن المسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ واللہ آپؓ نے ان سب باتوں کو پورا کیا۔ سختی کے موقع پر آپؓ زائد سختی کرتے اور نرمی کے موقع پر زائد نرمی کرتے تھے۔ جب لوگ لشکر میں جاتے تو آپؓ ان کے اہل و عیال کے ساتھ پدر شفیق کی طرح تلطف کرتے۔ آپؓ ان کے گھروں میں جاتے اور دروازے پر کھڑے ہو کر سلام علیک کر کے فرماتے کہ بازار کے متعلق تمہارا کوئی کام ہو تو مجھے کہہ دو میں کر دوں۔ ایسا نہ ہو کہ تم خرید و فروخت کے متعلق دھوکہ کھاؤ۔ چنانچہ ان کے گھروں سے بکثرت لڑکے لڑکیاں آپؓ کے ساتھ ہو جاتے اور آپؓ انہیں بازار سے ان کی ضروری چیزیں خرید دیتے جن کے پاس پیسہ نہ ہوتا انہیں آپؓ اپنے پاس سے ان کی ضروری اشیاء خرید دیتے۔ جب لشکروں سے کوئی قاصد آتا اور خطوط لاتا تو آپؓ خود ان کے گھروں میں جا کر خطوط پہنچاتے اور ان کی بیبیوں سے فرماتے تمہارے شوہر اللہ کی راہ میں ہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ہو اگر تمہارے پاس کوئی خط کا پڑھنے والا ہو تو تم خط اس سے پڑھوا لینا ورنہ دروازے سے قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں خط پڑھ کر سنا دوں۔ بعد ازاں آپؓ یہ کہہ کر چلے جاتے کہ ہمارا قاصد فلاں روز جائے گا۔ تم اپنے خط لکھوا رکھنا میں اس کے ہاتھ بھجوا دوں گا۔ ایک روز آپؓ قلم دوات اور کاغذ لے کر آتے جنہوں نے خط لکھوایا ہوتا ان کا خط لیتے اور جنہوں نے نہ لکھوایا ہوتا اُن کو لکھ دیتے اور پھر وہ تمام خطوط قاصد کے ہاتھ بھیج دیتے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں ہوتے تو بوقت کوچ آپؓ پکارتے "یایہا الناس" پھر ایک شخص پکار کر کہہ دیتا کہ امیرالمومنین اعلان کر رہے ہیں کہ اُٹھو پانی پی لو اور تیاری کرو۔ پھر تھوڑی دیر پکارتے "الرحیل"۔ پھر منادی پکار دیتا کہ امیرالمومنین فرما رہے ہیں کہ سوار ہو جاؤ۔ پھر ان کے ساتھ آپؓ بھی تیاری کرتے اور خرجی اونٹ پر لاد دیتے جس پر ایک طرف ستو ہوتا اور ایک طرف کھجوریں۔ سامنے پانی کا مشکیزہ باندھ لیتے اس سے ایک پیالہ بھی بندھا ہوتا اور پھر سوار ہو جاتے۔ پھر جہاں کہیں ناشتہ کے لئے اترتے تو یہی ستو پانی میں گھولتے اور کچھ کھجوریں لے کر چرمی دسترخوان بچھا کر تناول فرما لیتے۔ پھر کوچ کرنے کے بعد اس تمام جگہ میں پھرتے جہاں قافلہ اترا تھا جس کی کوئی چیز پاتے رکھ لیتے۔ اسی طرح آپؓ ہمیشہ پیچھے رہتے۔ اگر سواری لنگ کرتی یا کسی اور وجہ سے کوئی پیچھے رہ جاتا تو آپؓ قافلہ تک اس کا ساتھ دیتے۔ قافلہ میں جن جن لوگوں کی چیزیں گم ہو گئی ہوتیں تو آپؓ کے منتظر رہتے۔ اول حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں سرزنش کرتے اور پھر اُن کی چیزیں انہیں دے دیتے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین مجریہ ۱۹۷۳ء میں نفاذِ شریعت ورکنگ گروپ کی مجوزہ دستوری ترامیم

میاں نواز شریف صاحب کے سابقہ دورِ اقتدار میں جب آئی جے آئی کی حکومت تھی' مولانا عبدالستار نیازی صاحب کو وزارت مذہبی امور کا قلمدان سونپا گیا تھا۔ مولانا نیازی نے شریعت کی تنفیذ کی غرض سے ایک "نفاذ شریعت ورکنگ گروپ" تشکیل دیا تھا جس میں ہر مکتبہ فکر کو نمائندگی دی گئی تھی۔ اس ورکنگ گروپ نے بڑی محنت سے متفقہ طور پر آئین میں ترامیم کے لئے بعض سفارشات مرتب کی تھیں جو ریکارڈ کا حصہ تو بنی رہیں لیکن عوام الناس کی نظروں سے پوشیدہ رہیں۔ چند ماہ قبل جب تنظیم اسلامی کے امیر کا رابطہ تکمیل دستور خلافت مہم کے ضمن میں جے یو پی کے جنرل سیکرٹری انجینئر سلیم اللہ صاحب اور صدر مولانا عبدالستار خان نیازی سے ہوا تو مذکورہ سفارشات امیر تنظیم کے علم میں آئیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ورکنگ گروپ کی یہ سفارشات تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت کی مرتب کردہ ترامیم سے بہت مشابہ ہیں۔ امیر تنظیم کے لئے یہ امر حیران کن ہی نہیں باعث افسوس تھا کہ ان سفارشات کو تاحال پبلک میں کیوں نہ لایا گیا۔ ان سفارشات پر چونکہ تمام مکاتب فکر کے علماء نے اتفاق رائے کا اظہار کیا تھا لہٰذا ہمارے نزدیک یہ غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں اور ان کو خواص و عوام تک پہنچانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ حال ہی میں وزیراعظم پاکستان نے اسمبلی میں قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کے ضمن میں جو نفاذ شریعت بل پیش کیا ہے اس میں ان سفارشات کے بہت سے حصے نظرانداز کر دیئے گئے ہیں۔ (ادارہ)

نفاذِ شریعت ورکنگ گروپ کی تشکیل :

ملک میں اتحاد' یگانگت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور اتحاد بین المسلمین کے فروغ' ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ کے لئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اعلانات کی روشنی میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر ۷(۱) اے ڈی ایس / آر این آر / ۹۱ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء پیش کیا جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی۔

۱) اتحاد بین المسلمین کمیٹی
۲) اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی اور
۳) نفاذِ شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منجملہ دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت درج ذیل ایک ۲۳ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ (وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ "خلاصے" کا انگریزی متن بر ضمیمہ ۱)

الف) اراکین گروپ :

۱) جناب مولانا عبدالستار خان نیازی
وفاقی وزیر مذہبی امور

۲) جناب چوہدری امیر حسین
وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور' اسلام آباد

۳) جناب پیر خورشید احمد بخاری (رکن قومی اسمبلی)
جھگی شریف' لیہ

۴) جناب مولانا معین الدین لکھوی (رکن قومی اسمبلی)
مہتمم جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

۵) جناب قاضی عبداللطیف
نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۶) جناب مولانا عبدالرحمٰن اشرفی
جامعہ اشرفیہ' فیروزپور روڈ لاہور

۷) جناب مولانا فتح محمد (مشیر مرکزی جماعت اسلامی)
منصورہ' ملتان روڈ لاہور

۸) جناب انجینئر محمد سلیم اللہ خان
۷۔ سکندر روڈ لاہور

۹) جناب مفتی محمد حسین نعیمی
دارالعلوم نعیمیہ' گڑھی شاہو لاہور

۱۰) جناب مفتی ظفر علی نعمانی
دارالعلوم امجدیہ' عالمگیر روڈ کراچی ۵

۱۱) جناب علامہ عباس حیدر عابدی
ڈی ۱۲' بلاک نمبر ۱۳ / ڈی ۔۱
گلشن اقبال کراچی

۱۲) جناب علامہ غلام رسول سعیدی
دارالعلوم نعیمیہ' دستگیر سوسائٹی
فیڈرل بی ایریا' بلاک ۱۵ کراچی
۱۳) جناب مفتی غلام سرور قادری
جامعہ رضویہ' سینٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
۱۴) جناب پیر آغا سید عبدالحکیم شاہ
فیصل سٹریٹ پیر کالونی سرکی روڈ کوئٹہ
۱۵) جناب مفتی محمد رفیع عثمانی
دارالعلوم لانڈھی' کورنگی کراچی
۱۶) جناب مخدوم زادہ قاضی محمد اسرار الحق حقانی
جامعہ اسلامیہ اسرار العلوم' مری روڈ راولپنڈی
۱۷) جناب مولانا غلام محمد سیالوی
شمس العلوم بلاک این' نارتھ ناظم آباد کراچی
۱۸) جناب مولانا انوار الحق حقانی
جامع مسجد' سورج گنج بازار کوئٹہ
۱۹) جناب سردار عبدالمنان خلجی
سردار عبدالمنان خلجی روڈ کوئٹہ
۲۰) جناب ڈاکٹر حافظ قاضی دوست محمد جعفر
اسلامیہ میڈیکوز' مسجد روڈ کوئٹہ
۲۱) جناب پروفیسر مولانا منیب الرحمٰن
خطیب جامع مسجد اقصیٰ' دستگیر سوسائٹی
بلاک ۱۵' فیڈرل بی ایریا' کراچی
۲۲) جناب سید صفدر علی شاہ
مکان نمبر ۲۹۲' سٹریٹ نمبر ۱۴ ایف ۱۰/۲ اسلام آباد
۲۳) جناب مظہر رفیع
سیکرٹری وزارت مذہبی امور

وزارت ہذا میں ان تمام سفارشات کا جائزہ لے کر ان پر مبنی ایک "خلاصہ سفارشات" مرتب کیا گیا جس کی نقول تمام اراکین کو فراہم کی گئیں تاکہ ان کا جائزہ لے کر وہ اپنی آراء و تجاویز پیش کر سکیں جن سے بالآخر ایک حتمی رپورٹ مرتب ہو سکے۔ (خلاصہ سفارشات کی نقل بر ضمیمہ ۴)

چنانچہ ۴ نومبر ۱۹۹۲ء کو وزارت مذہبی امور میں نفاذ شریعت ورکنگ گروپ کا ایک اجلاس وفاقی وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مختلف اجلاسوں میں ورکنگ گروپ کی اب تک پیش کردہ تمام سفارشات اور خلاصہ سفارشات پر غور و خوض ہوا۔

طویل بحث و مباحثہ کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ ہوا کہ ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان تمام سفارشات کا بنظر عمیق جائزہ لے اور اپنی ایک حتمی رپورٹ مرتب کرے جسے ورکنگ گروپ کی منظوری کے بعد حتمی رپورٹ کی صورت میں وزیراعظم کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔

آئین میں ترامیم کی سفارشات کی تیاری

اس مقصد کے لئے جناب جسٹس گل محمد خان' سابق چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت کی سربراہی میں ایک تیرہ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اس کمیٹی کے اراکین کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱) جناب جسٹس ریٹائرڈ گل محمد خان
سابق چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت
۲) جناب حاجی حنیف طیب صاحب
سابق وفاقی وزیر
۳) جناب قاضی عبداللطیف صاحب
رکن اسلامی نظریاتی کونسل
۴) جناب مولانا معین الدین لکھوی صاحب
رکن قومی اسمبلی و امیر جمعیت اہل حدیث
۵) جناب مفتی ظفر علی نعمانی صاحب
چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی
۶) جناب مولانا فتح محمد صاحب
امیر جماعت اسلامی پنجاب
۷) جناب پروفیسر مولانا منیب الرحمٰن صاحب
دارالعلوم نعیمیہ کراچی
۸) جناب مخدوم زادہ قاضی محمد اسرار الحق حقانی صاحب
خطیب مرکزی جامع مسجد راولپنڈی
۹) جناب مولانا غلام محمد سیالوی صاحب
دارالعلوم شمس العلوم رضویہ کراچی
۱۰) جناب مولانا ملک عبدالرؤف صاحب
سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل
۱۱) جناب مولانا گوہر الرحمان صاحب
سابق صوبائی رکن اسمبلی صوبہ سرحد مردان
۱۲) جناب علامہ سید ریاض حسین نقوی صاحب
خطیب مرکزی امام بارگاہ جی ۶/۲ اسلام آباد
۱۳) جناب ڈاکٹر قاضی دوست محمد جعفر صاحب

حسب پروگرام ۱۰' ۱۱ نومبر ۱۹۹۲ء کو نفاذ شریعت ورکنگ گروپ کی ذیلی کمیٹی کا اجلاس جسٹس ریٹائرڈ گل محمد خان کی زیر صدارت وزارت مذہبی امور میں منعقد ہوا۔ جس میں شریعت اسلامی کے نفاذ کے لئے اجلاس میں جملہ اراکین کی جناب سے پیش کی گئی متعدد تجاویز پر غور کیا گیا اور خلاصہ سفارشات بھی زیر غور آیا۔

مجوزہ دستوری ترامیم

(۱) موجودہ آرٹیکل ۲ کو ۲(ا) لکھا جائے اور اس کے بعد شق ۲(۲)، ۲(۳) اور ۲(۴) کا اضافہ کیا جائے۔ مجوزہ ترمیمی صورتحال یوں ہوگی:

موجودہ دستوری دفعات	مجوزہ ترمیمی متن
۲ (ا) اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا۔	۲ (۲) اسلام کے احکام جو قرآن پاک اور سنت رسولؐ میں منضبط ہیں پاکستان کا سپریم لاء ہوں گے۔
	۲ (۳) آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کی دفعہ ۳۰ (۲) اور ۲۲۷ (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود کوئی قانون بشمول دستور کے یا کوئی رسم و رواج جو قانون کا حکم رکھتا ہو، تناقض کی اس حد تک کالعدم ہوگا جس حد تک قرآن و سنت میں منضبط احکام اسلام کا نقیض ہو۔
	۲ (۴) مملکت کوئی ایسا قانون وضع نہیں کرے گی جو بایں طور کہ وہ قرآن پاک اور سنت رسول ﷺ میں منضبط احکام اسلام سے متناقض، متصادم یا ان کے منافی ہو۔ یا کوئی قانون جو اس شق کی خلاف ورزی میں وضع کیا گیا ہو اس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔

(۲) آئین کی دفعہ ۲۰۳(بی) کی شق (سی) کو حذف کر دیا جائے اور درج ذیل شق کا اضافہ کیا جائے:

"قانون میں دستور یا ہر وہ رسم و رواج شامل ہے جو قانون کا اثر رکھتا ہو"۔ مجوزہ دستوری ترمیمی صورت یوں ہوگی:

موجودہ دستوری دفعات	مجوزہ ترمیمی متن
۲۰۳ب(ج)	۲۰۳ب(ج)
"قانون" میں کوئی رسم و رواج شامل ہے جو قانون کا اثر رکھتا ہو مگر اس میں دستور، مسلم شخصی قانون، کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون یا اس باب کے آغاز نفوذ سے دس سال قبل کی مدت گزرنے تک کوئی مالی قانون، محصولات یا فیسوں کے عائد کرنے اور جمع کرنے یا بینکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ سے متعلق کوئی قانون شامل نہیں ہے۔	"قانون میں دستور یا ہر وہ رسم و رواج شامل ہے جو قانون کا اثر رکھتا ہو"۔

۳(ا) دفعہ ۲۰۳(س) کی شق ۳(اے) کو حذف کیا جائے اور اسے شق (۴) کا نمبر دیا جائے۔ دفعہ ۲۰۳(س) کی شقوں (۴)، (۴ الف)، (۴ ب)، (۴ ج) کو حذف کیا جائے۔

(ب) نئے نمبر دیئے گئے شق ۴ میں وارد الفاظ (NOT A JUDGE OF HIGH COURT) کے بعد لفظ (MORE) کو حذف کیا جائے گا اور لفظ (LESS) کو درج کیا جائے گا۔ دستوری ترمیمی صورت یوں ہوگی۔

موجودہ دستوری دفعات	مجوزہ ترمیمی متن
۲۰۳ج(۳۔الف)	۲۰۳ج(۴)
ججوں میں سے زیادہ سے زیادہ چار ایسے اشخاص ہوں گے جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو یا بننے کا اہل ہو اور زیادہ سے زیادہ تین علماء ہوں گے جو اسلامی قانون کا وافر علم رکھتے ہوں۔	ججوں میں زیادہ سے زیادہ چار ایسے اشخاص ہوں گے جن سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو یا بننے کا اہل ہو اور کم از کم تین علماء ہوں گے جو اسلامی قوانین کا وافر علم رکھتے ہوں۔

۲۰۳ج(۴)

چیف جسٹس اور کوئی جج زیادہ سے زیادہ تین سال کی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا مگر اسے ایسی مزید مدت یا مدتوں کے لئے مقرر کیا جا سکے گا جو صدر متعین کر لے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایک جج کے طور پر کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا تقرر دو سال سے زائد مدت کیلئے نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ اس کی رضامندی سے اور ماسوائے جبکہ خود چیف جسٹس ہو اس عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے صدر کے مشورہ کے بعد کیا جائے۔	حذف کر دیا جائے

۴(۱)

چیف جسٹس اگر وہ عدالت عظمٰی کا جج نہ ہو اور کوئی جج جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو صدر کے نام پر اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفٰی دے سکے گا۔	حذف کر دیا جائے

۴(ب)

صدر کسی بھی وقت تحریری حکم کے ذریعے (ا) کسی جج کے تقرر کی شرائط تبدیل کر سکے گا (ب) کسی جج کو کوئی دیگر عہدہ تفویض کر سکے گا (ج) کسی جج کو ایسے دیگر کارہائے منصبی انجام دینے کا حکم دے سکے گا جو وہ موزوں تصور کرے اور ایسے دیگر احکام صادر کر سکے گا جو وہ مناسب سمجھے۔ تشریح: اس شق اور ش ۴ج میں جج میں چیف جسٹس شامل ہیں۔	حذف کر دیا جائے

۴(ج)

جبکہ وہ ایسے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو جن کے انجام دینے کا اسے شق (۴ ب) کے تحت حکم دیا گیا ہو یا مذکورہ شق کے تحت وہ تفویض کردہ کسی دیگر عہدے پر فائز ہو تو کوئی جج اس مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہو گا۔ جو اس عدالت کے چیف جسٹس یا جیسی بھی صورتحال ہو، جج کیلئے قابل ادخال ہیں۔	حذف کر دیا جائے

(ج) دفعہ ۲۰۳ کی شق (۹) کو حذف کیا جائے اور اس کے بجائے مندرجہ ترمیمی شق کا اضافہ کیا جائے۔ مجوزہ ترمیمی صورت یوں ہو گی۔

موجودہ دستوری دفعات	مجوزہ ترمیمی متن
۲۰۳ج(۹) کوئی چیف جسٹس جو عدالت عظمٰی کا جج نہ ہو اس مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی عدالت عظمٰی کے کسی جج کیلئے اجازت ہے اور کوئی جج جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو اسی مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کیلئے اجازت ہے۔	۲۰۳ج(۹) **چیف جسٹس یا کوئی جج اس وقت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا جب تک اس کی عمر ۶۵ سال کو پہنچ نہ جائے سوائے اس کے کہ وہ یا تو خود اپنے عہدے سے استعفٰی دے یا دستور کے مطابق اس کو اپنے عہدے سے ہٹا دیا جائے۔ دفعات ۲۰۵ اور ۲۰۹ کا اطلاق چیف جسٹس اور ججوں پر ایسے ہو گا گویا کہ وہ بالترتیب سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور جج ہیں۔**

(۴) (ا) دفعہ ۲۰۳ڈی کی شق (ا) کے آخر میں درج ذیل کا اضافہ کیا جائے۔

"بشرطیکہ وہ بنچ جو ایسے معاملات کا تصفیہ کرے گا لازمی طور پر علماء ججوں کی اکثریت پر مشتمل ہو گا"۔

مجوزہ ترمیمی صورت یوں ہو گی:

موجودہ دستوری دفعات

۲۰۳ڈ (ا)

عدالت (یا تو خود اپنی تحریک پر یا) پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم ان اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں جس طرح کہ قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے جن کا حوالہ بعد ازیں اسلامی احکام کے طور پر دیا گیا ہے۔

مجوزہ ترمیمی متن

۲۰۳ڈ (ا)

عدالت (یا تو خود اپنی تحریک پر یا) پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی اسمبلی کی درخواست پر اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم ان اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں جس طرح کہ قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے جن کا حوالہ بعد ازیں اسلامی احکام کے طور پر دیا گیا ہے۔

بشرطیکہ وہ بنچ جو ایسے معاملات کا تصفیہ کرے گا لازمی طور پر علماء ججوں کی اکثریت پر مشتمل ہو گا۔

(ب) دفعہ ۲۰۳ڈی میں درج ذیل شق (۴) کا اضافہ کیا جائے۔

مجوزی ترمیمی صورتحال یوں ہو گی۔

موجودہ دستوری دفعات

(جیسا کہ دستور میں ہے)

مجوزہ ترمیمی متن

۲۰۳ڈ (۴)

عدالتوں اور ٹریبونل کا شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا۔ اگر کسی عدالت بشمول ہائی کورٹ یا ٹریبونل کے' کے سامنے یہ مسئلہ اٹھ کھڑا ہو کہ ایک قانون یا اس کی شق شریعت کے خلاف ہے تو عدالت یا ٹریبونل اگر انہیں یہ بات باعث طمانیت ہے کہ معاملے پر غور کی ضرورت ہے' وفاقی شرعی عدالت کو اس معاملے کو بھیج دے گا اور وہ عدالت مذکورہ بالا شق نمبر (al) (۲)' (۳) کی مطابقت میں اس معاملے کا ریکارڈ طلب کرنے اور ساٹھ دن میں اس کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ استصواب کرنے والی عدالت یا ٹریبونل البتہ اس بات کی پابند ہو گی کہ وہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عمل کرے۔

(۵) دفعہ ۲۰۳ الیف کی شق (ا) کے آخر پر مندرجہ ذیل دوسری (PROVISO) کا اضافہ کیا جائے۔

"بشرطیکہ دفعہ ۲۵۴ میں شامل کسی امر کے باوجود اپیل کا فیصلہ چھ مہینوں کے اندر اندر ہو گا"۔

موجودہ دستوری دفعات

۲۰۳ الیف (ا) عدالت عظمیٰ کو اپیل

آرٹیکل ۲۰۳ د کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کا کوئی فریق جو مذکورہ کارروائی میں عدالت کے قطعی فیصلہ سے ناراض ہے مذکورہ فیصلہ سے ساٹھ یوم کے اندر عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلہ سے چھ ماہ کے اندر داخل کی جا سکے گی۔

مجوزہ ترمیمی متن

۲۰۳ الیف (ا) عدالت عظمیٰ کو اپیل

آرٹیکل ۲۰۳ د کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کا کوئی فریق جو مذکورہ کارروائی میں عدالت کے قطعی فیصلہ سے ناراض ہے مذکورہ فیصلہ سے ساٹھ یوم کے اندر عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلہ سے چھ ماہ کے اندر داخل کی جا سکے گی۔

"بشرطیکہ دفعہ ۲۵۴ میں شامل کسی امر کے باوجود اپیل کا فیصلہ چھ مہینوں کے اندر اندر ہو گا"۔

تنظیم اسلامی پشاور کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی پشاور کے زیر اہتمام اتوار کو شیرو جنگی میں ایک دعوتی پروگرام ہوا۔ پروگرام کے انتظامات میں ڈاکٹر سادات کا نام سرفہرست تھا۔ بعد نماز عصر مقامی مسجد میں بزبان پشتو ۵ منٹ کا دعوتی خطاب ہوا۔ بعد ازاں چوک میں ایک بھرپور دعوتی جلسہ ہوا جس میں وارث خان نے پشتو زبان میں موجودہ حالات کی زبوں حالی' مسلمانوں کی حالت زار اور اقتصادی ناہمواریوں کا تذکرہ کرنے کے بعد حاضرین کی توجہ خلافت کے نظام کی برکات کی طرف مبذول کروائی اور مسائل کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کا حل بھی پیش کیا۔ انہوں نے لوگوں کو دعوت دی کہ اسلام کے عالمی نظام حیات کے غلبے کے لئے اپنی جملہ صلاحیتوں کو استعمال کریں۔ انہوں نے اس سلسلے میں تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے کی جانے والی کوششوں کا تذکرہ بھی کیا۔

(مرتب : طارق خورشید)

جشن آزادی کے موقع پر تنظیم اسلامی ملتان شہر و ملتان کینٹ اور اسرہ نیو ملتان کا خصوصی مشترکہ پروگرام

۱۴ / اگست تجدید عہد کا دن ہے' وہ عہد جو ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ کیا تھا کہ ہم اپنے آزاد ملک میں اللہ کا قانون نافذ کریں گے' رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو زندہ کریں گے' مساجد آباد ہوں گی' دینی اقدار و روایات اور صحابہ کرام ؓ کے جادۂ حق پر عمل پیرا ہو کر اس ملک کو ایک حقیقی اسلامی نظریاتی مملکت بنائیں گے۔ وہ مملکت جو ریاست مدینہ کے چودہ سو سال بعد اس نعرے کی بنیاد پر قائم ہوئی کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ اور اسی نعرے کی برکت کی وجہ سے دنیا کے نقشے پر قائم و دائم ہے۔

تنظیم اسلامی اس لحاظ سے پاکستان کی منفرد جماعت ہے جو ہر قومی دن کے موقع پر اہل وطن کو یہ یاد دہانی کرواتی ہے کہ یہ ملک جس نظریئے کی اساس پر آزادی کی نعمت سے سرفراز ہوا' اہل پاکستان اسی نظریئے سے روگردانی کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کی سزا کے طور پر آدھا ملک ہاتھ سے گنوا دیا۔ اب آدھے ملک کو قائم رکھنے کے لئے توبہ کے دروازے پر دستک دینی چاہئے اور نئے عزم و ولولے کے ساتھ اسلامی طریقوں پر زندگی بسر کرنے کا عہد کرنا چاہئے۔

چودہ اگست کی صبح تنظیم اسلامی ملتان کے دفتر سے ایک جلوس کا اہتمام کیا گیا جس کی قیادت امیر شہر ڈاکٹر محمد طاہر خان خاکوانی و امیر حلقہ جنوبی پنجاب سعید اظہر عاصم نے کی۔

رفقاء کا قافلہ صبح نو بجے ۲۵ آفیسر کالونی ملتان سے روانہ ہوا تو فضا نعرۂ تکبیر کی صداؤں سے گونج رہی تھی۔ رفقاء نے تنظیم کے پرچم اٹھا رکھے تھے۔ کچھ رفقاء اسلامی پیغامات سے لبے چوڑے مزین بینر اٹھائے ملتان کی سخت گرمی کی پروا کئے بغیر شہر کے مرکز گھنٹہ گھر کی جانب رواں دواں تھے۔ جناب سعید اظہر کا جذبہ قابل دید تھا۔ اس قدر گرم اور آگ اگلتے سورج کی دھوپ میں وہ مسلسل نعرے لگوا رہے تھے۔ کبھی کبھی جلوس کے شرکاء کی آواز میں نقاہت کا احساس ہوتا تھا مگر سعید اظہر صاحب جو صبح چھ بجے لاہور سے ملتان پہنچے تھے اپنی تمام تر سفری تھکاوٹ کے باوجود ہر لحظ تازہ دم نعروں سے جلوس کے شرکاء میں جوش و جذبے کی نئی لہر پیدا کرنے میں مصروف تھے۔ انہوں نے گھنٹہ گھر چوک میں کڑی دھوپ میں خطاب کرتے ہوئے اُمت مسلمہ کو بیداری اور باطل نظام ہائے زندگی کے خلاف جہاد کرنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا "میرے وطن کے جوانو! آج ہم نے قرآن مبین اور شاہ بطحاؐ کے پیغام کو بھلا دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپنے وطن میں چین کی نیند نہیں سو سکتے۔ ہم بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں' میرے دیس کی بیٹیاں تمہیں پکار رہی ہیں' وہ بیٹیاں جن کی عزت و ناموس محفوظ نہیں' کسی بچے کی زندگی محفوظ نہیں۔ دولت کے پجاریوں نے دولت کی ہوس میں قوم کی بیٹیوں کو ٹی وی سکرین پر' کہیں سینما کے پردۂ سیمیں پر اور کہیں اخبارات کے رنگین صفحات پر ننگا کر دیا ہے۔ آج ہماری غیرت کے لئے چیلنج ہے کہ آؤ ہم اپنے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پھر سے یاد کرتے ہوئے اپنے رب کے ساتھ اس عہد کو استوار کرتے ہوئے اس ملک کی جاگیروں کو ملک کے عوام کو واپس دلانے کی جدوجہد میں شریک ہوں"

انہوں نے تفصیل کے ساتھ تنظیم اسلامی کے پیغام کو عام لوگوں تک پہنچانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ملک میں اسلامی انقلاب کی جدوجہد کو تیز کرنے اور ملک کو سودی نظام معیشت کے قعرمذلت سے نکال کر اسلامی اقتصادی نظام سے جوڑنے کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کیا۔

اس پر مغز اور فکر انگیز خطاب کے بعد جلوس نے کچہری روڈ تھانہ لوہاری گیٹ کا چکر لگایا۔ اس دوران عام لوگوں نے بھی پورے جوش کے ساتھ نعروں کا جواب دیا۔ اس طرح دو گھنٹے کی مسلسل تنظیمی اور فکری پیغام رسانی کے بعد جلوس واپس دفتر کی جانب روانہ ہوا۔ جناب سعید اظہر عاصم نے ایک بار پھر رفقاء سے خطاب کیا۔ انہوں نے ایسے اجتماعات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔ (رپورٹ : ایم ایم ادیب)

کراچی کی تنظیموں کا ایک روزہ پروگرام

زہے نصیب کہ اس مرتبہ سالانہ اجتماع کے لئے قرعہ فال کراچی کے نام نکل آیا ہے۔ کراچی جو پاکستان کی اقتصادی شہ رگ اور منی پاکستان کہلاتا ہے' جسے ایک عرصہ سے دشمنوں کی نظر بد لگی ہوئی ہے۔ شاید کہ اس اجتماع کے نتیجے میں یہاں کے شہریوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنے اور رجوع کرنے کا داعیہ پیدا ہو جائے۔ کراچی کے مسئلہ کا واحد حل یہی ہے۔ دہشت گردوں اور جرائم پیشہ لوگوں کے مختلف گروہ خود اپنے قائدین کے قابو میں نہیں رہے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو اپنے بندوں کی مددگار ہے۔ جیسے ہی ہمیں یہ اطلاع ملی کہ سالانہ اجتماع ۶ سے ۸ نومبر تک کراچی میں منعقد ہوگا' مشوروں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ کچھ رفقاء کا خیال تھا کہ یہ پروگرام قرآن اکیڈمی میں ہو جبکہ بعض رفقاء کا خیال تھا کہ یہ پروگرام شہر میں کسی کھلے مقام پر ہو۔ مشورہ کے بعد طے پایا کہ پروگرام کراچی ضلع شرقی کے علاقہ گلشن اقبال میں منعقد کیا جائے۔ اس اجتماع کی تیاریوں کے سلسلے میں حلقہ کے مقامی رفقاء میں یہ طے پایا کہ آئندہ تین ماہ تک کراچی میں ایک روزہ پروگرام تمام تنظیمیں مشترکہ طور پر اسی علاقے میں کریں۔ لہٰذا اسی علاقہ کا پہلا ایک روزہ ۱۵ / اگست کی شب شروع ہوا جس کی تشہیر کے لئے ہینڈ بلز پانچ ہزار کی تعداد میں بعد نماز جمعہ علاقے کی مختلف مساجد میں بانٹے گئے۔ اور اتوار ۱۶/ اگست کو یہ پروگرام اسی گراؤنڈ پر جاری رہا جہاں سالانہ اجتماع کا پروگرام طے پایا ہے۔ خیال یہ تھا کہ رات کے وقت ہی شامیانے وغیرہ لگ جائیں گے لیکن ۱۵ / اگست کو سانحہ نارتھ ناظم آباد کے سوگ میں ہڑتال ہوئی' جس میں ۱۰ نوجوان دہشت گردی کا شکار ہوئے تھے۔ لہٰذا یہ کام اتوار کو ہی ممکن ہو سکا۔ شامیانہ لگنے تک پروگرام تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی نمبر۱ کے امیر نوید عمر صاحب کے دولت کدے پر جاری رہا۔ سب سے پہلے اسی تنظیم کے نقیب وسیم احمد صاحب نے شہادت علی الناس پر گفتگو کی۔ ان کا یہ (Maidenventure) پہلی کوشش تھی۔ جس روانی اور اعتماد کے ساتھ انہوں نے اس موضوع پر گفتگو کی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جلد ہی یہ مقامی تنظیم میں مقررین کی کمی کی ضرورت کو پوری کر دیں گے۔ ان کی گفتگو کے بعد تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی نمبر ۳ کے معتمد عامر خان نے دینی فرائض کے جامع تصور کا مطالعہ کروایا۔ الحمد للہ عامر خان ہمارے نمایاں رفقاء میں سے ہیں جو نہ صرف درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں بلکہ رمضان المبارک کی راتوں میں ترجمہ قرآن کا فریضہ بھی ادا کرتے ہیں۔ گویا کہ کرکٹ کی اصطلاح میں انہیں آل راؤنڈر کہا جا سکتا ہے جو بیک وقت معتمد' نقیب' مدرس و مترجم قرآن اور عربی گرامر کے استاد بھی ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی کراچی غربی عابد جاوید خان صاحب نے حقیقت ایمان پر سورۂ حم السجدہ کی آیات کے حوالے سے

ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اب باری تھی تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر۱ کے ناظم عارف سبحان صاحب کی، جنہوں نے منہج انقلاب نبوی پر مذاکرہ کروایا۔ انہوں نے مذاکرہ کچھ اس طور سے کیا کہ اس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کی participation بھی ہو گئی۔

ایک بجے دن میں نماز ظہر، طعام اور آرام کا وقفہ ہوا۔ شام کی چائے کے بعد رفقاء کو مختلف گروپوں میں گشت کے لئے آس پاس کے علاقوں میں روانہ کیا گیا اور رفقاء نے لوگوں سے ملاقاتیں کر کے انہیں بعد نماز مغرب ہونے والے جلسہ سیرت النبیؐ میں شرکت کی دعوت دی اور تنظیم کا تعارفی ہینڈ بل پیش کیا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ میں انجینئر نوید احمد نے نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت اور آپؐ کے طریقۂ کار کی اہمیت اور اس حوالے سے غلبۂ دین کی جدوجہد کی فرضیت کو واضح کرتے ہوئے لوگوں کو تنظیم اسلامی میں شمولیت کی دعوت دی۔

دعا پر اس پروگرام کا اختتام امیر حلقہ محمد نسیم الدین کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

(رپورٹ : محمد سمیع)

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زیر اہتمام ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے آٹھ اُسرہ جات میں "سیرت النبیؐ کا عملی پہلو" کے موضوع پر پروگرام منعقد ہوئے:

پہلا پروگرام : اُسرہ سمن آباد کے زیر اہتمام گلریز اشرف صاحب کے گھر باغ گل بیگم میں منعقد ہوا۔ مقرر صاحب خانہ خود ہی تھے۔ گلریز اشرف صاحب لاہور جنوبی کے ناظم دعوت بھی ہیں۔ تین مقامات پر درس قرآن دیتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں دعوت کا خوب کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے "حب رسولؐ اور اس کے تقاضے" کے عنوان سے خطاب کیا۔

دوسرا پروگرام : اُسرہ رحمٰن پورہ کے زیر اہتمام تنویر حسن صاحب کے گھر بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ یہاں بھی گلریز اشرف قریشی نے "حب رسولؐ اور اس کے تقاضے" کے موضوع پر خطاب کیا۔

تیسرا پروگرام : اُسرہ ڈھولن وال کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم اور نعت رسول مقبولؐ کے بعد نقیب اُسرہ ٹاؤن شپ رشید ارشد نے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۷ کو موضوع سخن بنایا جس میں نبی اکرمؐ سے تعلق کی ۴ بنیادیں بیان کی گئی ہیں۔

چوتھا پروگرام : اُسرہ بند روڈ کے زیر اہتمام ڈھولن وال میں ملک مرید حسین کے گھر بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ ناظم تربیت تنظیم اسلامی پاکستان رحمت اللہ بٹر صاحب نے "سیرت النبیؐ کا عملی پہلو" کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہم نبی اکرمؐ کا اُسوۂ حسنہ بیان تو کرتے رہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تو نبی اکرمؐ کی یہ حدیث مبارکہ اپنے سامنے رکھنی چاہئے جس میں آپؐ نے فرمایا "میرا ہر اُمتی جنت میں داخل ہو گا سوائے اُس کے جس نے جنت میں جانے سے خود انکار کر دیا"۔

پانچواں پروگرام : اُسرہ علامہ اقبال ٹاؤن کے زیر اہتمام انکم ٹیکس کالونی واقع ستلج بلاک اقبال ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ یہاں ڈاکٹر عارف رشید خلف الرشید ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ مسجد ہذا کے قاری صاحب نے تلاوت قرآن حکیم سے پروگرام کا آغاز کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر عارف رشید نے سورۂ صف کی آیت ۹ کے حوالے سے "نبی اکرمؐ کا مقصد بعثت" بیان کیا۔ مزید براں اُمت محمدؐ کے لئے لائحہ عمل بھی سامنے رکھا۔

چھٹا پروگرام : اُسرہ گلشن راوی کے زیر اہتمام نقیب اُسرہ اخلاق احمد کے گھر منعقد ہوا۔ نقیب اُسرہ نے عزیز و اقارب اور اہل محلہ کو خصوصی دعوت دے رکھی تھی۔ لاہور وسطی کے رفیق حافظ عرفان نے "لہو الحدیث" کے موضوع پر قرآن و سنت کے حوالے سے گفتگو کی۔ آخر میں حافظ عرفان نے سوالات کے جوابات دیئے۔

ساتواں پروگرام : اُسرہ کینال ویو کے زیر اہتمام کینال ویو کی جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر عارف رشید نے "سیرت النبیؐ کا عملی پہلو" کے حوالے سے خطاب کیا۔

آٹھواں پروگرام : ہفتہ یکم اگست کو سبزہ زار کالونی میں ہوا۔ رفقاء نے جلسہ گاہ کے گرد و نواح میں رہائش پذیر احباب سے ذاتی رابطہ کر کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ مقامی مدرسہ کے طالب علم نے قرآن حکیم کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز کیا۔ نائب امیر حلقہ لاہور پروفیسر فیاض حکیم صاحب نے "اُمت مسلمہ کا فرض منصبی اور خاص طور پر پاکستان کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں" واضح کیں۔

تنظیم اسلامی پیرس : ماہ جولائی کی رپورٹ

تنظیم اسلامی پیرس کا درس قرآن کا ہفتہ وار پروگرام ہر اتوار کو شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک ہوتا ہے۔ ہر پروگرام میں ۵ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منتخب نصاب یاد کر کے ایک دوسرے کو سنایا جاتا ہے۔ ساڑھے پانچ بجے سے چھ بج کر دس منٹ تک درس قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ ہوتا ہے۔ جس میں ۵ اور ۱۲ جولائی کو سورۂ بقرہ میں سے درس ہوا۔ ۱۹ جولائی کو تنظیم اسلامی پیرس کے امیر جناب محمد اشرف نے احادیث کا درس دیا۔ ۲۶ جولائی کو منتخب نصاب نمبر ۲ میں سے ویڈیو کیسٹ کے ذریعے درس ہوا۔ ان پروگراموں میں ساتھیوں کی تعداد اوسطاً ۲۰ رہتی ہے۔ درس قرآن کے بعد نماز عصر مسجد میں ہی باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد رفقاء کے ذمے دو موضوع راہ نجات اور فرائض دینی کا جامع تصور لگائے گئے۔ نماز عصر کے بعد کسی ایک رفیق سے بیان کے لئے کہا جاتا ہے۔ (مرتب : محمد فاروق علی)

گھلن ضلع قصور میں دعوتی سرگرمیاں

محترم اسلم صاحب دفتر حلقہ پنجاب شرقی سے یکم اگست ہفتہ کو بعد نماز ظہر تشریف لائے۔ راقم اور موصوف دو رکنی جماعت لے کر ۳ بجے قصور سے ہوتے ہوئے موضع گھلن میں نماز مغرب کے وقت جامع مسجد اہلحدیث مرکزی میں درس قرآن کے لئے حاضر ہوئے۔ سورۂ لقمان کے حوالے سے شرک کے موضوع پر درس دیا۔ تقریباً ۳۰/ احباب موجود تھے بعد ازاں شام کوٹ سے ہوتے ہوئے رات ۱۱ بجے کے لگ بھگ قصور واپس آ کر قیام کیا۔ محترم خالد صاحب سے حسب پروگرام اتوار کی صبح درس قرآن ساڑھے آٹھ بجے سبزہ زار سکیم میں ان کی رہائش گاہ پر ہوا۔

(رپورٹ : نوید احمد)

اہم اعلان

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے دورۂ مالاکنڈ (بٹ خیلہ) کی تفصیلی رپورٹ ندائے خلافت کے آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں (ادارہ)

بقیہ : منبر و محراب

جس میں ابتدائی طور پر مسلمانوں کو اگرچہ تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا مگر بالآخر اسلام کو عالمی سطح پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ رئیس امروہی کا قطعہ اس صورت حال کی ترجمانی کرتا ہے ؂

وہ وقت آیا کہ ہم کو قدرت ہماری سعی و عمل کا پھل دے
بتا رہی ہے یہ ظلمت شب کہ صبح نزدیک آ رہی ہے
سیاہیوں سے حزیں نہ ہونا' غموں سے اندوہ گیں نہ ہونا
انہیں کے پردے میں زندگی کی نئی سحر جگمگا رہی ہے
ابھی ہیں کچھ امتحاں باقی ' فلاکتوں کے نشاں باقی
قدم نہ پیچھے ہٹے کہ قسمت ابھی ہمیں آزما رہی ہے
رئیس اہل نظر سے کہہ دو کہ آزمائش سے جی نہ چرائیں
جسے سمجھتے ہو آزمائش وہی تو بگڑی بنا رہی ہے

یہ تو تھا زیر بحث معاملے کا ایک پہلو جبکہ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا طرز عمل بھی درست نہیں ہے۔ دشمنان اسلام اور اغیار کے ردعمل میں تشدد کا راستہ اختیار کرنا درست نہیں ہے لہٰذا دہشت گردی کو کسی طرح بھی جواز فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دہشت گردی کے واقعات میں واقعی اسامہ بن لادن کا ہاتھ ہے تو ہم اس قسم کی کارروائیوں کی ہرگز تائید نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ بے شمار بے گناہ لوگ بھی دہشت گردی کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ اگرچہ دہشت گردی بالعموم ظلم اور جبر کے ردعمل کے طور پر ظاہر ہوتی ہے' تاہم ہمارے لئے لازم ہے کہ مظالم کا مقابلہ کرتے ہوئے قرآن و سنت کی تعلیمات کو بہرصورت ملحوظ رکھیں اور دہشت گردی کی راہ اختیار کرنے کی بجائے کھلے میدان میں اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کریں۔ اسلام نے ہمیں دہشت گردی کا راستہ نہیں دکھایا ہے۔

دعائے مغفرت

ماہنامہ میثاق اور حکمت قرآن کے رکن ادارۂ تحریر حافظ خالد محمود خضر کے والد محترم میاں برکت العلی صاحب ۲۸/اگست بروز جمعۃ المبارک ۸۴ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔ قارئین سے مرحوم کیلئے دعائے مغفرت اور پس ماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُ حِسَابًا یَسِیْرًا۔ آمین

تنظیم اسلامی ڈسکہ کے زیر اہتمام "ڈپلومہ ان اسلامک ایجوکیشن" کی تقریب

میثاق و ندائے خلافت کے مدیر حافظ عاکف سعید نے کورس کے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں

۲۴ تا ۳۰ جون تک منعقدہ "ڈپلومہ ان اسلامک ایجوکیشن کورس" ایک منفرد نوعیت کا پروگرام تھا۔ تنظیم اسلامی ڈسکہ کے بانی رفیق مرزا ندیم بیگ نے کورس کا نام تبدیل کر کے اسے "ڈپلومہ ان اسلامک ایجوکیشن کورس" کا نام دیا۔ اسرہ ڈسکہ کے رفقاء زاہد فاروق بٹ' ثاقب علی اور عظمت سلیم کی انتھک محنتوں سے شہر کے نوجوان طبقہ تک کورس کی تشہیر کی گئی۔ میٹرک اور ایف اے کے طلبہ کی کثیر تعداد نے کورس میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں وکلاء' اساتذہ اور دینی مدارس کے طلبہ نے بھی کورس میں شرکت کی۔ سات روزہ کورس میں ۱۰۰ سے زائد احباب کی حاضری رہی۔ ۱۴/ اگست بروز جمعۃ المبارک تقسیم اسناد کا دن تھا۔ ۲۰۰ سے زائد احباب نے تقسیم اسناد کی تقریب میں شرکت کی۔ اس کیلئے ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے فرزند ارجمند اور تنظیم اسلامی کے شعبہ نشر و اشاعت کے ناظم' مدیر میثاق و ندائے خلافت حافظ عاکف سعید کو دعوت دی گئی۔ سٹیج سیکرٹری مرزا ندیم بیگ تھے۔ حافظ ابو بکر صاحب نے تلاوت قرآن سے تقریب کا آغاز کیا۔ بعد ازاں مرزا صاحب نے کورس کا مقصد' تنظیم کے فکر اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ اس تقریب کی صدارت پروفیسر محمد بشیر دراج نے کی۔ حافظ عاکف سعید صاحب نے اسلام اور پاکستان کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے اسرہ ڈسکہ کے رفقاء کو مبارکباد دی اور سورۃ الانفال کی آیات کے حوالے سے کہا کہ قرآن مجید کے ایک ادنیٰ طالب علم کے طور پر مجھے ان آیات میں تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے حالات کی جھلک نظر آتی ہے۔ برصغیر میں مسلمان اقلیت میں تھے ہندو اور انگریز ان کو دبائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو روزگار اور تعلیم کے معاملے میں کافی پیچھے رکھا جا رہا تھا اور ہندو اپنی ہزار سالہ غلامی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ وہ برصغیر کی تقسیم کسی صورت برداشت کرنے کیلئے تیار نہ تھا۔ حتیٰ کہ گاندھی نے کہہ دیا تھا کہ پاکستان میری لاش پر بنے گا جبکہ ایک سال پہلے قائد اعظم نے کیبنٹ مشن پلان بھی تسلیم کر لیا تھا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ پھر پاکستان بنا۔ یہ کسی معجزہ سے کم نہیں۔ اس میں اللہ کی خاص تائید و نصرت شامل ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر ریاض علی شاہ کے حوالے سے بانی پاکستان قائد اعظم کی حیات دنیوی کے آخری ایام کا ایک اہم واقعہ سنایا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ قائد اعظم پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام قائم دیکھنا چاہتے تھے' اس واقعے کو سن کر حاضرین سکتے میں آ گئے' سامعین پر ایک خاموشی چھا گئی۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے بدعہدی کی تو ٹھیک ۲۵ سال بعد عذاب کا پہلا کوڑا برسا اور ملک دولخت ہو گیا۔ مسلسل وعدہ خلافی کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے نفاق کی سزا وارد کر دی۔ سورۃ التوبہ کی آیات ۷۵' ۷۶' ۷۷ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ نفاق مختلف صورتوں میں ظاہر ہوا۔ نفاق عملی جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولے تو جھوٹ بولے' وعدے کرے تو خلاف ورزی کرے' امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ آج پاکستان کے عوام ان اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہے۔ ہر شخص جھوٹا ہے اور جو جتنا بڑا ہے وہ اتنا ہی بڑا جھوٹا ہے' اتنا ہی بڑا وعدہ خلاف اور اتنا ہی بڑا بددیانت ہے۔ اور اسی کا مظہر ہے کہ آج ہم کرپشن میں "ٹاپ" پر ہیں۔ جس کا بس چلا اس نے اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ نفاق کی دوسری صورت یہ ہے کہ ہم نے دستورِ پاکستان میں قرآن و سنت کی بالادستی کا بھی اقرار کیا جبکہ دوسری طرف ایسی دفعات بھی ہیں جن سے قرآن و سنت کی بالادستی غیر موثر ہو جاتی ہے لہٰذا دستور پاکستان منافقت کا پلندہ ہے۔ نفاق کی تیسری صورت یہ ہے کہ وہ قوم جو کبھی ایک قوم تھی آج مختلف قومیتوں میں بٹ گئی ہے۔ مختلف تعصبات اُبھر چکے ہیں اور مختلف گروہ باہم دست و گریبان ہیں۔ لہٰذا اسلام کے سوا دوسرا کوئی راستہ ہمارے لئے نہیں ہے۔ لہٰذا اب ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ یہاں نفاذ اسلام کیلئے اپنے تمام ذہنی' جسمانی اور مالی وسائل صرف کرے تاہم اس کیلئے ہمیں انقلابی مراحل سے گزرنا ہو گا۔ یہ اسلام محض تمناؤں اور دعاؤں سے نہیں آئے گا بلکہ قربانیوں سے آئے گا۔ اس کام کیلئے سردار انبیاء نبی اکرم ﷺ کا پاکیزہ خون طائف کی وادیوں اور احد کے میدان میں گرا۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ عام مسلمانوں کے ہاتھوں یہ محض وعظ و تلقین سے قائم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ فرقہ واریت اور انتخابی سیاست سے علیحدہ رہتے ہوئے انقلابی راستے پر جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت مخلص ہے اور وطن کے لئے کچھ کرنا چاہتی ہے تو اسے ایٹمی دھماکہ کے بعد دینی دھماکہ بھی کرنا ہو گا جو نہ صرف ہمارے استحکام بلکہ بقا کیلئے بھی ناگزیر ہو چکا ہے۔ بعد ازاں حافظ عاکف سعید نے کورس کے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔

آخر میں صدر مجلس پروفیسر محمد بشیر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ ہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ : محمد اقبال)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۳۴
سالانہ زرتعاون ۱۷۵/- روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس- ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳-۵۸۶۹۵۰۱

معاونین ادارت:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

بیان پریس کانفرنس —— از: ڈاکٹر اسرار احمد، امیر تنظیم اسلامی

بمقام لاہور پریس کلب —— بتاریخ ۳۱/ اگست ۱۹۹۸ء

—— دستور پاکستان میں مجوزہ پندرھویں ترمیم میں قرآن اور سنت کو پاکستان کا سپریم لاء قرار دینا نہایت خوش آئند اور لائق صد مبارکباد ہے!

—— لیکن اس کی تنفیذ کے لئے ازمنہ وسطیٰ کے سلاطین کا سا انداز اختیار کرنا ہرگز درست نہیں!

—— بلکہ اس کا سیدھا سا راستہ یہ ہے کہ:

۱) مجوزہ دفعہ ۲-ب میں موجودہ دستور کی دفعہ ۲۲۷ کے الفاظ بھی شامل کر دیئے جائیں، اور اس کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل کو خواہ ختم کر دیا جائے خواہ اسے حکومت کے مشاورتی ادارے کی حیثیت سے باقی رکھا جائے۔

۲) وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ کار پر عائد جملہ تحدیدات ختم کر دی جائیں۔

۳) وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شرعی اپیلیٹ بنچ کے جج صاحبان کی حیثیت جملہ اعتبارات سے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان کے مساوی بنائی جائے —— اور ان دونوں عدالتوں میں عالم ججوں کی تعداد بڑھائی جائے۔

—— معاشرے میں "معروف" کے فروغ اور "منکر" کے استیصال کیلئے پوری قانون سازی دستور میں طے شدہ طریقہ کار یعنی نیشنل اسمبلی اور سینٹ کی سادہ اکثریت کی رائے سے کی جائے۔ اور دستور میں ترمیم کیلئے موجودہ طریق کار برقرار رہنا چاہئے!

—— اسلام دین فطرت ہے اور اس کی تعلیمات میں کوئی بھی چیز ایسی نامعقول نہیں ہے جو دستور میں طے شدہ قانون سازی کی چھلنیوں میں سے نہ گزر سکے!

—— ہمارا مقصد (علامہ اقبال اور قائداعظم کے فرمودات کے مطابق) پاکستان کو عہد حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے۔ اور جدید ریاست کی مشین (STATE-CRAFT) میں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے مابین ربط و تعلق اور توازن و تحدید کا معاملہ نہایت اہم بھی ہے، اور حد درجہ لطیف اور نازک بھی۔ اس میں کوئی بگاڑ پیدا کر دینا خواہ وہ کتنی ہی اچھی نیت سے کیوں نہ ہو، پورے نظام کو درہم برہم کر سکتا ہے۔

—— میاں نواز شریف نے دستور میں پندرھویں (مجوزہ) ترمیم کو ایک ایسے پیکج کی شکل دے کر جس میں کتاب و سنت کو سپریم لاء قرار دینے کے ساتھ ایک ناگزیر جزو کے طور پر دستور کی دفعہ ۲۳۹ میں ترامیم کو بھی شامل کر دیا گیا ہے، تقریباً وہی صورت پیدا کر دی ہے جو مرحوم ضیاء الحق صاحب کے ریفرنڈم میں تھی کہ اگر آپ کو اسلام چاہئے تو میں از خود پانچ سال کیلئے صدر قرار پا جاؤں گا۔ چنانچہ یہاں بھی یہی صورت ہے کہ اگر آپ کتاب و سنت کو پاکستان کا سپریم لاء بنانا چاہتے ہیں تو اس کی تنفیذ کیلئے میرا من مانا طریق کار بھی قبول کرنا ہو گا۔

—— اس کا یہ منفی پہلو بہت افسوسناک ہو گا کہ اگر لوگ اس پیکج کو اس کے دوسرے جزو کی بنا پر رد کر دیں تو اس سے یہ تاثر پیدا کیا جا سکے گا کہ لوگوں کو قرآن اور سنت کی بالادستی قبول نہیں ہے! اور اس تاثر کا وبال اس شخص پر ہو گا جس نے اس پیکج میں دوسرا جزو شامل کیا ہے!

—— تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت پاکستان کی مخلصانہ درخواست میاں محمد نواز شریف سے یہ ہے کہ اس پیکج کو SPLIT کر کے اولاً صرف مذکورہ بالا تین اقدامات پر مشتمل بل پاس کروالیں —— اگر ان کے نزدیک پاکستان کے موجودہ وفاقی اور پارلیمانی نظام میں کوئی پہلو اصلاح طلب ہیں تو انہیں ایک جداگانہ بل کی حیثیت سے سامنے لائیں! —— اس کے بعد بھی اگر کسی طبقے کی جانب سے مجوزہ شریعت بل کی مخالفت ہوتی ہے تو اس طبقے کی اسلام دشمنی بالکل عیاں ہو جائے گی۔ پھر پاکستان اور اسلام کے بہی خواہوں کیلئے ضروری ہو گا کہ وہ ان اسلام دشمن عناصر کا قلع قمع کرنے کیلئے میدان میں نکل آئیں۔